13-Sep 2023

Day: M T W T F

روزہ کے معنی و مفہوم، مقاصد اور
اثرات بیان کریں۔

Scanned with CamScanner

روزہ: روزہ اسلام کا تیسرا اہم ترین رکن ہے اور
روزے کو اسلام میں بہت فضلیت حاصل ہے۔ لہذا
رمضان المبارک کے مہینے کا خاص فضلیت حاصل ہے کہ
اس میں قرآن کریم اتارا گیا۔ اس مہینے میں ایک رات
ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں جس میں عبادت ایک ہزار
مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اور روزہ انسان کو
بے شمار اخلاقی اور سماجی برائیوں سے روکتا ہے۔
روزہ انسان میں صبر و تحمل پیدا کرتا ہے اور انسان کی
اخلاقیات کو بہتر کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

معنی و مفہوم: صوم یا صیام کا لغوی معنی ہے کسی کام یا چیز سے رک جانا۔ دینی اصطلاح میں اس سے مراد ہے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز کرنا ہے۔

امام راغب کہتے ہیں:

"روزہ اصل میں کھانے، کلام کرنے اور چلنے سے رک جانا ہے۔" (المفردات فی غرائب القرآن)۔

قرآن و حدیث میں صوم و صیام کے الفاظ آئے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں اسے روزہ کہا جاتا ہے۔ بنیادی اسلامی عبادت اور اسلام کے ایک رکن کی حیثیت سے اس سے مراد ماہ رمضان کے روزے لیے جاتے ہیں۔

فرضیت:

ماہ رمضان کے روزے ہر عاقل، بالغ اور مقیم مرد و زن پر فرض ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔"

Scanned with CamScanner

اسی صورت میں اللہ کا ارشاد ہے

"پس تم میں سے جس نے یہ مہینہ پایا تو وہ اس

میں روزے رکھے"

روزے کی فرضیت کی تین شروط ہیں۔

1۔ اسلام 2۔ بلوغ 3۔ درستی ہوش و حواس

← نابالغ اور مجنوں پر روزے فرض نہیں اور فرضیت ادا

کی دو شرائط ہیں۔

1۔ تندرستی 2۔ اقامت

1۔ بیمار کو حالت بیماری اور مسافر کو حالتِ سفر میں افطار کر لینا

جائز ہے مگر بعد قضا دینا فرض ہے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 184

میں فرماتے ہیں۔

"گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر

میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھیں"

2۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آسانی کیلئے فرمایا ہے کہ

جو روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں انہیں چاہیے

کہ وہ اس کے بدلے میں کسی مسکین کو کھانا کھلائیں۔

"اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں

ایک مسکین کا کھانا" (سورۃ البقرہ 184)

3۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ روزے رکھنا

تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

Date: Day: M T W T F S

"تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔" (سورۃ البقرہ: 185)

روزے کی اہمیت و فضیلت حدیث کی روشنی میں یوں بیان کی گئی ہے

رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے اور میں نے تمہارے لیے نماز تراویح تجویز کی پس جو لوگ روزے رکھیں گے اور تراویح پڑھیں گے ایمان اور احتساب کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوں گے جیسے اس دن جبکہ وہ پیدا ہوئے تھے گناہوں سے پاک تھے۔" (حدیث نبوی ﷺ)

روزے کے مقاصد

روزے کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

احساس بندگی:

اسلام کے نظام تربیت پر غور کرنے سے جو بات واضح ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ روزے کے ذریعے اسلام انسان کے شعور میں اللہ کی حاکمیت کے اقرار و اعتراف کو مستحکم کرنا چاہتا ہے اور اس شعور کو اس قدر مستحکم بنا دیتا ہے کہ احکام الٰہی کے رو برو انسان اپنی آزادی اور خود مختاری سے دستبردار ہو جائے۔ کفر اس کے سوا کچھ نہیں کہ انسان خدا کے مقابلے میں اپنے آپ کو خود مختار محسوس کرے۔ جبکہ اس کے

Scanned with CamScanner

Date:__________ Day: M T W T F S

معاملے میں اسلام یہ ہے کہ انسان ہر آن اپنے آپ کو خدا کا بندہ اور محکوم محسوس کرے۔ جس طرح نماز کا مقصد شعور بندگی ہے اسی طرح روزے کا مقصد بھی شعور بندگی ہے تاکہ سارا سال اس کے اثرات انسان کے ذہن پر قائم رہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"روزہ میرے لیے ہے میں ہی اس کا اجر دوں گا۔"

اطاعت امر:

روزہ رکھنے سے احساس بندگی کے ساتھ ساتھ جو چیز پیدا ہوگی وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو جس خدا کا بندہ سمجھے اس کی اطاعت کرے۔ احساس بندگی جس درجہ شدید ہوگا اطاعت امر بھی اتنی ہی شدت سے ہوگی۔ چنانچہ روزہ کا مقصد احساس بندگی کی یاد دہانی کے ساتھ ساتھ اطاعت امر کی تربیت دینا بھی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو خدا کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔"

تعمیر سیرت:

روزے کا تیسرا مقصد سیرت کی تعمیر ہے۔ اس سیرت کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ سے مراد کوئی خاص شکل و صورت اختیار کرنا نہیں بلکہ اس کی بنیاد بندگی اور ذمہ داری پر ہے۔ روزے کا مقصد تقویٰ کو نشوونما دینا ہے

"ہر سال روزے رکھتے رکھتے یہ انسان کی فطرت ثانیہ بن جاتی ہے۔"

Scanned with CamScanner

ضبط نفس اور اخلاقی تربیت:۔ روزہ ایک ایسی
عبادت ہے کہ جس سے ایسی خواہشات پر قابو پانے کی
تربیت حاصل ہوتی ہے جو روزے کی ممنوعات میں سے
ہیں یعنی کھانا پینا اور جنسی فعل سے مکمل اجتناب، جن
پر عام حالات میں قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن رمضان
میں جو شخص روزہ رکھتا ہے وہ اللہ کے احکامات کی
تکمیل کیلئے ان خواہشات کو قابو میں رکھنے کی کوشش
کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انسان ایسی بری، لغو،
مکروہ اور بے ہودہ باتوں سے بھی احتراز کرتا ہے جن کا کوئی
مقصد نہیں ہوتا۔ روزہ انسان میں خوفِ خدا اور خود ضبطی
کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور یہی ضبط نفس ہے اور تقویٰ ہے جو
انسان کو ہر قسم کی برائی سے روکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کر لیا اس نے فلاح
پائی اور جس نے اسے آلودہ کیا اس نے اپنے
آپ کو تباہ کیا۔"

روزے کے اثرات

روزے کے اخلاقی و روحانی اثرات:۔

روزے کے اخلاقی و روحانی اثرات مندرجہ ذیل
ہیں۔

Scanned with CamScanner

Date:________ Day: M T W T F S

۱- **تقویٰ:** روزے میں انسان ممنوع اور حرام چیزوں کو
کھا دال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے جو انسان میں تقویٰ
پیدا کرتی ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
"روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں تاکہ تم میں تقویٰ
پیدا ہو۔"

۲- **ضبط نفس:** روزے سے انسان میں ضبط نفس کا جذبہ پیدا ہوتا
ہے۔ روزہ ضبط نفس کی تربیت ہے اور ضبط نفس کا جذبہ تعلقات
اور دنیوی امور میں کامیابی کا ضامن ہے۔

۳- **اخلاص:** روزے سے انسان میں اخلاص پیدا ہوتا ہے یہ
ایک ایسی عبادت ہے جو صرف بندے اور اللہ کو معلوم ہوتی ہے۔
انسان تنہائی میں بھی ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے صرف
اللہ کیلئے۔ روزے میں دکھاوا، ریاکاری مقصود نہیں ہوتے۔

۴- **دوسروں کی محرومیوں کا احساس:** روزے میں انسان
بھوک پیاس برداشت کرتا ہے تو اسے غریب بھائیوں کی محرومیوں
کا بھی احساس ہوتا ہے۔ اس سے اس کے اندر غریبوں سے ہمدردی
کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۵- **طبی فوائد:** روزے سے کئی طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
جن میں پیٹ کی بیماریوں سے نجات ملتی ہے اور موٹاپا جو کئی
بیماریوں کا موجب ہے اس سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

۶- **اجر عظیم:** روزہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتا ہے اس لیے اس
کا اجر بھی عظیم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انہ لی وانا اجزی بہ

"روزہ میرے لیے ہے میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

Scanned with CamScanner

Day: M T W T F S

Date:

7. **قبولِ دعا:** روزہ دار سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے۔ اس لیے روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث قدسی ہے
"افطار کے وقت روزہ دار کی دعا ضرور
قبول ہوتی ہے"

8. **شکر:** شکر دو قسم کا ہوتا ہے قولاً اور عملاً۔ روزہ عمل شکر کی بہترین مثال ہے۔ انسان دن بھر بھوک و پیاس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا خلوصِ دل سے شکر ادا کرتا ہے اور اس کے دل میں شکرِ الٰہی بجا لانے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

روزے کے سماجی اثرات:

1. **جماعتی احساس:** اگرچہ روزہ انفرادی عمل ہے لیکن جس طرح نماز با جماعت ادا ہونے سے اجتماعی عمل بن جاتی ہے روزہ بھی رکھنے کیلئے ایک خاص مہینے کے تقرر نے اسے جماعتی فعل بنا دیا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان میں ملی اور اصلی وحدت پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہی ماہ میں تمام مسلمان رنگ و نسل کے تفرق کے بغیر روزے رکھتے ہیں ایک ہی وقت میں افطار کرتے ہیں جس سے مسلمانوں میں جماعتی احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ سب ایک ہی جماعت ہیں۔

2. **امدادِ باہمی کی روح:** روزے کی کیفیت جاری طور پر تمام لوگوں کو ایک سطح پر لے آتی ہے۔ اگرچہ امیر، امیر ہی رہتا ہے اور غریب، غریب ہی رہتا ہے لیکن چند گھنٹوں کی بھوک و پیاس امیر پر بھی وہی کیفیت طاری کر دیتی ہے جو اس کے فاقہ کش بھائی پر گزرتی ہے۔ اس سے وہ اپنے غریب بھائی کی تکلیف حقیقی طور پر محسوس کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اور ایسا احساس جس میں اپنے غریب بھائیوں کی مدد کا جذبہ
پیدا کرتا ہے۔

نتیجہ / حاصلِ کلام:

روزہ ایک انفرادی عمل ہی نہیں بلکہ ایک
اجتماعی عمل ہے۔ روزہ رکھنے سے نہ صرف انسان کی اپنی
خود کی زندگی پر مثبت اثرات قائم ہوتے ہیں بلکہ معاشرے
کی بہتری میں بھی اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

نامور یورپی مفکر پروفیسر آرنلڈ کے مطابق:

روزہ
مسلمانوں کی عبادت ہی نہیں بلکہ وہ بے پناہ قوت ہے
جس نے مسلمانوں کو ناقابلِ تسخیر قوم بنا دیا ہے۔ پیغمبر اسلام نے
ایک مہینے کے مسلسل روزے رکھوا کر مسلمان قوم کو فاقہ کشی اور
نفس کشی کا عادی بنا دیا ہے اور ان میں تحمل و برداشت کی بے
پناہ قوت پیدا کر دی ہے اور احساس قابل بنا دیا ہے کہ
وہ دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت اور تکلیف کو بھی سہل
میں برداشت کر لیں۔ تحمل برداشت اور نفس کشی کی تعلیم کے بعد
جب یہ قوم آگے بڑھی تو تاریخ گواہ ہے کہ یہ قوم دنیا پر
سیلاب کی طرح چھا گئی۔ کیونکہ جو قوم مشقت پسند بن جاتی
ہے اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

Scanned with CamScanner

Date: 13-sep 2023 Day: M T W T F S

حج ، حج کے مقاصد اور اس اس کے اثرات بیان کریں۔

حج دین اسلام کا اہم رکن اور اہم عبادت ہے۔ اسلام میں حج کی اہمیت و فرضیت کے پیش نظر اس کو بہترین جہاد بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور حج کی ادائیگی ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور اس کی جلد ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ حج مسلمانانِ عالم میں یکجہتی اور ہم آہنگی کے جذبات پیدا کرتا ہے کیونکہ تمام مسلمان رنگ و نسل کا تفرق سے بالاتر ہو کر اس کی ادائیگی کرتے ہیں۔ حج تمام مسلمانوں کو آپس میں جوڑتا ہے۔

معنی و مفہوم: لغوی اعتبار سے اس کا مطلب ہے "قصد و ارادہ کرنا"۔ لیکن شرعی اصطلاح میں اس سے مراد خانہ خدا کی زیارت اور مناسک حج کی ادائیگی ہے۔ یہ ہر سال میں ماہ ذوالحج میں ہوتا ہے۔

اہمیت: حج دین اسلام کا اہم رکن اور مالی عبادت ہے۔ ہر عاقل، بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت کو عمر بھر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے۔

سورہ آل عمران آیت 97 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے بے نیاز ہے"۔

Scanned with CamScanner

Date: ______ Day: M T W T F S

اس حدیث مبارکہ سے حج کی فرضیت و اہمیت کا احساس ہو جاتا
ہے کہ حج کس قدر اہم فریضہ ہے

رسول اللہ نے فرمایا   حدیث کی روح سے:

" جس کا ارادہ حج کرنے کا ہو اسے چاہیے
کہ وہ جلدی کرے"

حج کی اس قدر اہمیت و فرضیت ہونے کے باوجود بھی بہت سے
لوگ ہیں جو طاقت رکھتے ہوئے بھی اس فریضہ کی ادائیگی سے
غافل رہتے ہیں اور حج کیے بغیر ہی فوت ہو جاتے ہیں۔

" جو شخص زادِ راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے
بیت اللہ تک پہنچ سکے اور پھر بھی حج نہ کرے تو اس کا
اس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے"

(صحیح بخاری)

کعبے کی اہمیت: حج کی ادائیگی کی روح سے کعبے
کی اہمیت و فرضیت بہت زیادہ ہے۔ اس کی تعمیر آج سے
تقریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام
کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ اس کی تعمیر کا حکم اور جگہ کا تعین دونوں خدا
کی طرف سے تھے۔ یہ دنیا کا پہلا گھر ہے جو خدا کی عبادت کے مرکز
کی حیثیت سے بنایا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کیلئے مرجع بنایا اور امن
کی جگہ بنایا اور حکم دیا کہ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ
کو نماز کی جگہ بنا لو۔

(البقرہ - ۱۲۵)

Scanned with CamScanner

Date:______ Day: M T W T F S

لہذا حج کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی مرکزی حیثیت سے کعبے کو بہت اہمیت حاصل ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مرتبہ حج ادا کرنے والوں کو اپنا مہمان قرار دیا ہے۔

مقبول حج کا اجر جنت کے سوا کچھ نہیں۔
(صحیح مسلم)

مقاصد حج

مقاصد حج مندرجہ ذیل ہیں۔

1- حج کے مقاصد میں سب سے بڑا مقصد تو یہ ہے کہ اس سے سنتِ ابراہیمی کی تجدید کا عہد ہو جاتا ہے اور دوسرا فرض کی ادائیگی بھی۔

2- مسلمانانِ عالم ایک جگہ جمع ہو کر توحید کا قول بالا کرتے ہیں۔ اس اجتماع سے ایک خدا کی عبادت کا تصور مزید ابھرتا ہے

3- مسلمانانِ عالم کے مابین یک جہتی اور ہم آہنگی کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اور وہ اپنے مسائل کو حل کرنے میں باہمی مشاورت کے ساتھ مل کر کامیاب ہو جاتے ہیں۔

4- مختلف نسلوں، رنگوں اور مقامات سے آئے ہوئے لوگ، مختلف زبانیں بولنے والے ایک ہی لباس میں ملبوس خدا کی وحدانیت کا پرچار کرتے ہیں اور یوں امیر، غریب، کالے گورے، عربی، عجمی کے درمیان فرق مٹ جاتا ہے۔

5- حاجی! جب ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی وحدانیت کا پرچار کرتے ہیں تو شرک مٹ جاتا ہے۔ اور توحید کا پرچم بلند ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

Date: ________ Day: M T W T F S

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک.

میں حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی
شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں
اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

6- اہل دل کو سفر حج اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے جو
تسکین ملتی ہے وہ ناقابلِ بیان ہے۔

7- اس عالمی اجتماع سے بین الاقوامی تعلقات کو فروغ دینے
میں مدد ملتی ہے اور اس طرح امن و آشتی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

8- چونکہ مسلمانانِ عالم ایک ہی امیر کی امامت میں مناسکِ حج
ادا کرتے ہیں اس لیے ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت
اور اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی
فرمانبرداری کی ایسی طرح کوئی مثال نہیں ملتی۔

9- ایک نہایت اہم فائدہ یہ ہے کہ مسلمانانِ عالم تجارتی اور
اقتصادی فوائد حاصل کرنے کے مواقع سے مال کی کھپت
کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ معاشی نفع بھی حاصل کر سکتے ہیں
جو حج کے بغیر ممکن نہیں۔

10- ایک دوسرے سے دور دراز رہنے سے اجنبیت کا جو عنصر
حج کی ادائیگی سے قبل مسلمانانِ عالم میں پایا جاتا ہے وہ دور ہو جاتا

Scanned with CamScanner

Date: __________ Day: M T W T F S

ہے۔

ii۔ مسلمان جب مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاکر حاضری دیتا ہے تو اس کی دلی کیفیات ہی بدل جاتی ہیں۔ اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس تجربے سے گزرے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

"جس شخص نے مکہ مکرمہ کا حج کیا پھر میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا اس کیلئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں"

حج کے اثرات

اخلاقی و روحانی اثرات

1۔ گناہوں کی مغفرت:

حج کی ادائیگی کے نتیجے میں حاجی پچھلے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو۔"

2۔ ضبطِ نفس کی تربیت:

احرام باندھنے کے بعد کئی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ حاجی ان چیزوں کے میسر ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ان سے اجتناب کرتا ہے اس سے ضبطِ نفس کی تربیت ملتی ہے۔

3۔ نظم و ضبط کی تربیت:

حج کے موقع پر لاکھوں انسان

Scanned with CamScanner

Date:

Day: M T W T F S

ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور وہاں حج کی ادائیگی کے وقت بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے لیکن بڑی لڑائی جھگڑا ہوتا ہے نہ کوئی حاجی دوسرے حاجی کو گالی دیتا ہے نہ دھکا دیتا ہے۔ حجاج کیلئے لڑنا جھگڑنا ممنوع ہے۔ نادانستہ طور پر ایک دوسرے کے ہاتھوں بہت تکالیف بھی اٹھانی پڑتی ہیں لیکن لوگ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس وجہ سے حج کی ادائیگی سے مسلمانوں کو نظم و ضبط کی بہت اعلیٰ تربیت ملتی ہے۔

4- سادگی کی تربیت:-

حج میں سادگی کی تربیت ملتی ہے۔

حج کے دوران انسان کو خیموں میں رہنا پڑتا ہے۔ آسمان کے نیچے ہر پیش زمین پر سونا پڑتا ہے، ان سلی دو چادروں سے جسم ڈھانپنا ہوتا ہے۔ ننگے سر دھوپ میں پھرنا ہوتا ہے۔ آرائش و خوشبو وغیرہ کا استعمال ممنوع ہوتا ہے۔ لہذا حج انسان کو سادہ زندگی گزارنے کی تربیت دیتا ہے۔

5- روحانی بالیدگی اور تقرب الہیٰ:-

گھر سے روانہ ہونے کے بعد گھر واپس آنے تک حاجی کا تمام وقت عبادت و ریاضت میں گزرتا ہے۔ وہ دنیا و مافیہا سے الگ تھلگ صرف یاد الہیٰ میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے۔ اس کا دھیان ہر وقت اللہ کی طرف لگا رہتا ہے۔ اس سے اس کی روح کو بالیدگی حاصل ہوتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date: ______ Day: M T W T F S

حج کے سماجی اثرات

1- مساوات کا عملی مظاہرہ:

اسلام مساوات کا علمبردار ہے اور حج کے موقع پر شاندار عملی مظاہرہ ہوتا ہے مساوات کا۔ سب حاجی خواہ امیر ہو یا غریب، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی عام ایک جیسا لباس پہنے یکساں پابندیوں کے ساتھ ایک جیسے حالات میں مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ کسی بھی موقع پر کسی قسم کا امتیاز روا نہیں ہوتا۔

2- اتحادِ ملی:

حج دنیا بھر کے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے مختلف رنگ و نسل کے مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ وہ ایک ملت ہیں۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی

(اقبال)

3- مرکزیت:

حج مسلمانوں کی مرکزیت کی علامت ہے۔ بیت اللہ شریف تمام مسلمانوں کا مرکز ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اس ایک مرکز پر جمع ہوتے ہیں ایک مرکز ان میں وحدت کا احساس پیدا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date:____________ Day: M T W T F S

6- **شکوہ ملی کا اظہار:** حج کے موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کے ایک جگہ عظیم انسانی اجتماع سے مسلمانوں کے شکوہ ملی کا اظہار ہوتا ہے اور دوسری تمام اقوام بھی محسوس کرتی ہیں کہ مسلمان ایک عظیم ملت ہیں۔

7- **علمی و اقتصادی فوائد:** حج سے علمی و اقتصادی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بری، بحری اور ہوائی راستوں سے سفر کا تجربہ، نئے علاقوں کی سیاحت مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ تبادلہ خیالات سے انسان کی معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ اس کا نواحی علاقہ نیز مدینہ منورہ عالمی منڈی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مختلف مسلم علاقوں کی مصنوعات وہاں بکتی ہیں۔ ان سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ وہاں ان کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ بعد ازاں مختلف مسلم ممالک میں باہم تجارت ہوتی ہے۔

حاصل کلام: حج مختلف عبادات جیسے کہ نماز، روزہ اور زکوۃ کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حج کے دوران ایک امام کی امامت میں حج کی ادائیگی، نماز کی عملی شکل ہے۔ اور قربانی کے گوشت کی تقسیم غریبوں میں زکوۃ کی عملی ادائیگی کی مثال ہے اور جس طرح روزے میں بہت سی حلال چیزیں ممنوع ہیں حج میں بھی ممنوع ہیں۔ لہذا یہ عبادات کا مجموعہ ہے۔ اور ایک عملی عبادت ہے جو تمام مسلمانانِ اسلام میں اتحاد پیدا کرتا ہے۔ اور مساوات کا درس دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner